رجسٹرڈ دیں منبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھلاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا کی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفت روزہ اخبار جو جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائٹر ایم قاسم علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۷

سلسلہ کی خبریں

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور گلے سے باہر گھوڑے پر سیر کو تشریف لیجاتے ہیں۔ ابھی کامل صحت نہیں۔ احباب دعاؤں میں لگے رہیں۔ مخدومی میر محمد اسحٰق صاحب بھی اب خدا کے فضل و کرم سے تندرست ہیں۔ ابھی ضعف ہے۔ باہر تشریف نہیں لاتے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کامل بخشے۔ آمین۔

ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ ملک رحمت خان بوجہ بخار دوران سر کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور دارالامان میں علاج کے واسطے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ دوست ان کی صحت کے واسطے دعا کریں۔ مگر ایسا سنا گیا ہے کہ اخبار میں اس قسم کی دعاؤں کی درخواست ایک نہایت معمولی اور سرسری امر سمجھی جاتی ہے۔ اس پر توجہ نہیں کی جاتی۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ اخبار میں انہی بیماروں کے لئے درخواست دعا کی جاتی ہے۔ جنکی بیماری دیرینہ ہو جاتی ہے۔ اسلئے ان تمام درخواستوں پر خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دعا میں ضرور حسب درخواست نام لے کر خدا سے کہا کریں اپنے بھائیوں کے واسطے دعائیں کرنے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔

مکرم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اپنے وطن مالوف سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے متعلق نہایت ضروری اعلان

تمام احمدی احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے اطلاع دیجاتی ہے کہ امسال سالانہ جلسہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں نہیں ہوگا۔ بلکہ اپریل ۱۹۱۹ء میں ایسٹر کی تعطیلات کے موقعہ پر ہوگا۔

جو احباب اس اعلان کو پڑھیں انہیں چاہیئے کہ اپنے گرد و نواح کے دیہات میں جہاں کوئی اخبار نہیں پہنچتا۔ وہاں خود جاکر یا کسی اور آدمی کو بھیجکر وہاں کے احمدیوں کو اس سے بہت جلدی آگاہ کر دیں یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے ضروری حکم ہے۔

ضروری اطلاع

معلوم ہوا ہے کہ اخبار الفضل مورخہ ۲۳ نومبر اور فاروق میں اس امر کا اعلان ہو جانے کے بعد بھی کہ اس سال سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی کیا گیا ہے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسم کے بعض خطوط کئی احباب کو پہونچے ہیں جنمیں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ تا حال جلسہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ یا یہ کہ دسمبر میں جلسہ ہوگا۔ اور الفضل میں جو اعلان ہوا ہے۔ وہ غلط ہے۔ جن دوستوں کو کوئی ایسا خط پہنچا ہو۔ وہ بہت جلدی اصل خط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت اقدس میں بھیجدیں۔ سخت تاکید ہے۔ اور اگر خط محفوظ نہ رہا ہو۔ تو خط لکھنے والے کے نام سے حضور کو اطلاع دیں۔ اور جن احباب کو وہ خط دکھایا یا سنایا گیا ہو۔ انکی شہادت لکھدیں۔

صداقت کی ایک شہادت

سچ تو یہ ہے کہ حق کی شہادت ناحق پر چلنے والے بھی دے ہی دیتے ہیں۔ گو مخالفت ان کو اجازت نہ دے کہ باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف رجوع کریں مگر خداوند تعالےٰ انہیں کے زبان و قلم سے اپنے برگزیدہ اور سچے نبیوں کی سچائی کا اقرار کرا لیا ہے جس کی ہم آج ایک بین نظیر ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں:۔

جناب مولوی وحید الزمان خان صاحب نواب وقار نواز جنگ حیدرآباد دکن اپنے مترجم کلام مجید موسومہ الفرقان موسوم تفسیر وحیدی میں آیت لو تقول علینا پر اس طرح لکھتے ہیں۔ آیت مع ترجمہ و نوٹ یہ ہے:۔

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین ۝ فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ اور اگر پیغمبر ہم پر کوئی بات پٹ لیتا جھوٹ بنا لیتا۔ تو ہم گنہگاروں کی طرح اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ اور اوس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔ پھر تم کوئی بھی اس کی طرف سے اڑے نہ آتا۔ ہمارے عذاب کو سہہ سکتا۔ یہ دلیل اللہ جل شانہ نے ایسی عمدہ بیان فرمائی۔ جس سے دل کو تسکین ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بچپنے سے تم میں صادق القول اور راست باز مشہور تھے۔ یہاں تک کہ سچائی کی وجہ سے ان کا لقب امین ہو گیا تھا۔ پھر جو شخص بندوں پر جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرتا ہو۔ تو وہ اللہ تعالیٰ پر کیوں جھوٹ باندھنے لگا۔ بالفرض اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے کہ قرآن کو خود بناتے اور اللہ تعالیٰ پر چسپ دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ تو ہر بات جانتا ہے۔ وہ اسی وقت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سزا دیتا ان کی رگ گردن اڑا دیتا۔ اس کو سب قدرت ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسا نہیں کیا۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔ اور اُن کے دین کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ اور ان کو دشمنوں کے نرغہ میں ہر طرح سے محفوظ رکھا۔ اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہوگی۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سچے پیغمبر تھے۔ جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے۔ (انتہی بلفظہ)

میں کہتا ہوں

اس معیار کی بنا پر بالکل درست ہے۔ کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب دعوی سے پہلے بھی راست باز اور صادق القول تھے۔ کبھی آپ نے کسی پر جھوٹ نہ بولا (جیسا کہ قادیان کے مخالفین کے بھی اعتراف و اقرار سے ظاہر و ثابت ہے) پھر جناب نے امام مہدی و مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ جب آپ نے مدت العمر کسی انسان پر جھوٹ نہیں باندھا۔ تو کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ساتھ خدا پر جھوٹ باندھنے لگے۔ کہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے۔ اگر آپ نے خدا پر افترا ہی کیا ہوتا۔ اور آپ جھوٹے ہوتے تو اس آیت کریمہ کے مطابق خدا تعالیٰ آپ کی رگ گردن کاٹ دیتا اور ہلاک و برباد کر دیتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ ہر انہیں مقام پر فتح دی۔ تمام مخالفین کے مقابلہ پر مظفر و منصور رکھا اور ان کے بعد بھی خدا نے ان کی جماعت کو عزت دیا اور دے رہا ہے اور ان کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا ہے۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب اپنے دعوی میں سچے تھے۔ جسطرح ہمارے آقا و مولیٰ سید الاولین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام و جیسے علیہ السلام اپنے اپنے دعووں میں سچے تھے اسیواسطے خداوند تعالےٰ نے ان کو کامیاب فرمایا اور ان کے مخالفین کو ناکام حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں ناکام رہنیوالے مخالفین میں سے۔

ایک اچھی مثال مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی ہیں

جنھوں نے بڑی آن بان اور شور کے ساتھ ایک ماہوار رسالہ قہر الدیان نکالا تھا۔ جسمیں اپنے زعم باطل میں احمدیت کو نکست دینے کی ٹھہرائی۔ جس کا جواب ہماری طرف سے احقاق الحق کے تین نمبروں میں دیا گیا۔ متجدد بریلوی پیران نمے پرند مرید ان سے یہ اللہ کی شان رکھنے والے سے اتنی ہمت بھی نہ ہوئی۔ کہ ماہواری رسالہ حسب وعدہ شائع کرتے رہتے۔ اور نہ اتنا حوصلہ ہوا کہ احقاق الحق کے نمبروں کا جواب باصواب دیتے۔

یہ تو مانی ہوئی بات ہے۔

برگزیدہ نبیوں کے مقابلہ میں کسی کاذب و مکذب کی نصرت نہیں ہوتی۔ بلکہ ادبار سے قدم قدم پر ٹھوکریں ہی نصیب ہوتی ہیں کبھی ان کی دلی تمنا پوری نہیں ہوتی۔ دیکھتے دیکھتے ان کے سب منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں کیونکر گن سکوں تیرے انعام
کہاں ممکن تیرے فضلوں کا ارقام
ہر ایک نعمت سے تو نے بھر دیا جام
ہر ایک دشمن کیا مردود و ناکام
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

محمد حبیب احمد۔ احمدی بریلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۱۹ دسمبر ۱۹۱۸ء

(خاص فاروق کے لئے)

تذکرۃ المہدی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اس کا ایک بھائی شیخ محمد یوسف نام موجود ہے۔ وہ مولویوں کی صحبت میں رہکر سلسلہ احمدیہ سے منکر ہے اگرچہ بعض بدعات سے بچتا ہے۔ اور نماز بھی پڑھتا ہے۔ اور مجھ سے بھی محبت رکھتا ہے۔ اور جب تک میں وہاں رہتا ہوں۔ مجھ سے ملے بدون چین نہیں پاتا۔ مگر حق بات کو ماننا اس کے لئے دوبھر ہے۔ اور وہ بھی مولویوں کی صحبت میں خراب ہو رہا ہے۔ اور وہ مولوی بھی ایک جاہل اور ناواقف ہیں۔ عربی پڑھنے سے کوئی فاضل عالم ربانی نہیں ہو سکتا۔ یہ مولوی تمام بدعات کے مرتکب ہیں۔ اور حرام و حلال میں بھی کوئی فرق نہیں کرتے۔ لوگوں سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور سب کچھ ڈر کر کر لیتے ہیں۔ اور پھر مسلمان کے مسلمان۔ ان کی حالت پر رونا آتا ہے۔ لوگوں کو بدعتی اور کافر بتلاتے ہیں مگر اپنی بدعات نہیں چھوڑتے۔ نتیجہ۔ دسواں بیسواں چالیسواں وغیرہ سب کو بدعت اور شرک زبان سے کہتے ہیں۔ اور سب کر لیتے ہیں۔ اور کوئی دعوت کرے تو کھا لیتے ہیں۔ ذرا بھی پرہیز نہیں کرتے۔ ایک رسم یہاں مردہ پر استغاثہ کرنے کی ہے۔ وہ بھی کرتے ہیں۔ اور کھاتے بھی ہیں۔ باوجود اس کے کہ اس کو حرام اور گناہ اور بدعت کہتے ہیں۔ آیت قرآنی لِمَ تقولون مالا تفعلون کے مصداق ہیں۔ اور یہ آیت فرقانی انہیر کے حسب حال ہے۔ ہم قرآن شریف میں جب یہ آیت پڑھتے تھے۔ تو تعجب ہوتا تھا کہ یا الٰہی ایسے بھی تیرے بندے دنیا میں اور نادان ہیں کہ باوجود یکہ تیرا حکم ان کو پہنچ چکا ہے۔ پھر بھی وہ اسکے خلاف کرتے ہیں۔ اور نہیں ڈرتے۔ سو ہم نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا گو ہمارا فعل بھی بہت سا خلاف قرآن و خلاف احادیث خلاف اکابر تھا۔ لیکن جب ہم نے خلاف پایا اور علم ہوا۔ تو ان کو چھوڑنے میں ذرا بھی تامل اور دریغ نہیں کیا۔ وہ سب بے علمی سے تھا۔ پر یہ تو جان بوجھ کر دیکھ بھال کر قرآن شریف کو مان کر اور پڑھ پڑھا کر کرتے ہیں۔ کبر مقتا عند اللہ۔ جو اسی آیت کا ایک جزو ہے۔ وہ بھی ان پر وارد ہو رہا ہے۔ میں کہاں تک ان کے حال کو لکھوں اور لکھوں تو ایک کتاب ان کے حال میں ہو جائے۔ اور یہ مختصر بھی مینے صحیح صحیح لکھا ہے۔ مینے کوئی بناوٹ کی بات نہیں لکھی۔ پھر بھی یہ ملا کہتے ہیں کہ کسی ہادی اور مہدی اور رسول کی ضرورت نہیں۔ ہم خوب سمجھتے ہیں افسوس اگر یہ سمجھتے اور غور سے پڑھتے۔ تو کیوں ان کی یہ حالت ہوتی۔ اور پھر بھی جیسی چاہیئے۔ ان کو خوف نہیں ہے۔ دنیا میں ذلت فلاکت مسکنت ماری ہوئی ہے اللھم ارحم۔ جن لوگوں کی مسجد میں یہ امامت کرتے ہیں وہ لوگ بھی کسی معاصی سے پرہیز نہیں کرتے وہ وہ معاصی اور جرائم ہیں کہ جسکے ایک ایک گناہ پر نبی مبعوث ہوتے تھے۔ چنانچہ شعیب علیہ السلام اسی ایک بات کے دور کرنے کے لئے رسول بنائے گئے کہ کم تول کر دیتے اور زیادہ تول کر لیتے تھے چنانچہ قرآن شریف میں وارد ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

والی مدین اخاھم شعیبًا ط قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ ط قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ط ذلکم خیر لکم ان کنتم مؤمنین

اور جب مدین والوں کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو رسول کر کے بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلے کھلے نشان آ چکے ہیں۔ پس ناپ تول کو پورا کرو۔ اور لوگوں کو چیزیں تھینے سودا گھٹا کر مت دو۔ اور زمین میں فساد مت کرو۔ بعد اسکے کہ اصلاح ہو چکی۔ یہ تمہارے واسطے بہتر ہے۔ اگر تم مومن ہو۔ ان سولہوں کا اثر وعظ و تذکیر کسان پر نہیں پڑا۔ اور کس طرح سے پڑتا جب خود ہی مجرم اور ملوث ہو کر انہیں کاموں میں مشغول ہوں۔ کسی غریب آدمی کے یہاں شادی ہو اور وہ اپنی پرانی رسم کے مطابق باجا گاجا جوڑے تو اس کو دھمکاتے ہیں کہ ہم تمہارے یہاں کھانا نہیں کھائینگے۔ کہ تم باجا جوڑتے ہو۔ اور جو امیر آدمی کھانا پیتا ہو۔ وہاں ہرگز یہ حکم نہیں سنائینگے۔ اور چپ چاپ وہاں کھانا بھی کھا لینگے۔ بلکہ دانت گھسائی کے لئے کچھ نقدی کے بھی طالب ہو جاوینگے یہ ہے ان کی ردی حالت۔ لوگ ان کو برا بھی کہتے ہیں کہ یہ حرام خور ہیں اور عمل نہیں کرتے۔ مگر پھر بھی انہیں کے پیچھے چلتے ہیں۔ لیکن وہ صرف سلسلہ حقہ احمدیہ کے تسلیم کرنے نہ کرنے کے بارے میں نہ کسی اور فعل میں۔ دوسری باتوں میں کوئی ان کا کہنا نہیں مانتا ہے۔ شیخ یوسف علی مذکور کا بھی یہی حال ہے۔ زبان سے کہتا ہے کہ یہ مولوی بے عمل ہیں مگر پھر ان کے پیچھے ہی لگا ہوا ہے۔ نمازیں پڑھا کر روپیہ لیتا تو انکے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ دس دس بیس بیس کوس کا سفر کرتے ہیں نہ رعایت حقوق ہے نہ اتلاف حقوق کا خوف۔ ضد و تعصب ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ بس یہی ایک بات ان میں موجود ہے۔ کہ ہمارے ہاتھ ہمارے پیچھے چلو۔ گویا یہ رسول ہیں یا نبی ہیں۔ جو اور سب فرقے بے دین ہیں دیوبند سے ان کا تعلق ہے۔ جب اپنا مطلب ہو اور کوئی نقصان دکھائی دیتا ہو تو دیوبندیوں کی بھی نہیں مانتے۔ ان مولویوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قاضیوں کو پوری پوری تبلیغ کی گئی ہے۔ کچھ عجیب الٹی سمجھ کے لوگ ہیں۔ کہ ان کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی۔ رات دن ان سے بہت باتیں ہوتیں مگر ایسے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ سلسلہ حقہ احمدیہ کی کتابوں اشتہاروں کو دیکھنا ان کو موت ہے نہ آپ دیکھتے ہیں نہ اوروں کو دیکھنے دیتے ہیں ہاں مخالفوں کے اشتہارات اور کتابوں کو خوب شوق سے دیکھتے ہیں دکھاتے ہیں۔ انپر خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ الجنس مع الجنس یمیل ان کی مثال ہے۔

(باقی آئندہ)

امام زمان سے مراد کیسا امام ہے؟

سیاسی یا دینی

(از مہر محمد خان صاحب شہاب مالیر کوٹلوی)

امرتسر کے ثناء اللہ مولوی نے اپنے ۲۵ اکتوبر کے اخبار میں لکھا تھا کہ یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جس شخص نے امام زمان کو نہ پہچانا۔ اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ اس امام سے مراد مجدد یا مذہبی پیشوا نہیں بلکہ اس امام سے مراد پولٹیکل لیڈر ہے یہ ہے خلاصہ مولوی صاحب کی تحریر کا۔ اس کا جواب ہمارے عزیز دوست مولوی جلال الدین صاحب متعلم مولوی فاضل کلاس مدرسہ احمدیہ قادیان نے الفضل میں نہایت معقول دیا تھا۔ جس سے امید ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ضرور کسی قدر دل میں اپنے اس بے ہودہ استدلال سے خفیف ہوئے ہونگے۔ مگر ہم مختصر طور پر ایک اور پیرائے میں مولوی صاحب کے زعم باطل اور وہم فاسد کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو غور کرنا چاہیئے کہ زمانہ جاہلیت سے کونسا زمانہ مراد ہے۔ اگر مولوی صاحب کو معلوم نہ ہو تو ہم بتلاتے ہیں کہ جناب مولوی فاضل صاحب! زمانہ جاہلیت سے مراد عرب کا وہ زمانہ ہے جبوقت عرب میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا تھا۔ اور عرب لوگ نہایت ناپاک اور گندی اور شرمناک زندگی بسر کر رہے تھے۔ نور و معرفت۔ ہدایت و رشد اور تقوی و طہارت سے بالکل الگ ہو کر ضلالت و غوایت کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے:۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (سورہ جمعہ)

کہ خدا وہ خدا ہے۔ جسنے امی لوگوں میں ایک رسول کو انہی میں سے ان کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا وہ رسول انپر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے۔ اور انکو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اس نبی و رسول کی بعثت کے قبل وہ لوگ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ اس آیت سے ذیل کی باتیں معلوم ہوتی ہیں:۔

اوّل۔ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل عرب لوگ اُمی تھے۔

دوم۔ عرب لوگ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

سوم۔ وہ اللہ کی آیات و نشانات سے ناواقف محض تھے۔ اسی لئے بُت پرستی وغیرہ ان کا مذہب تھا۔

چہارم۔ ان کے نفوس غیر مزکی تھے۔

پنجم۔ وہ کتاب اللہ کے علم سے محروم تھے۔

ششم۔ وہ حکمت نہیں جانتے تھے اسی لئے جہالت ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔

مجملاً یہ چھ باتیں ہیں۔ جو عرب لوگوں میں قبل بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھیں۔ اور حضور کی بعثت کے بعد ان کو (۱) آیات اللہ کا علم ہوا۔ (۲) ان کا تزکیہ نفس کیا گیا (۳) ان کو کتاب اللہ کا علم دیا گیا (۴) وہ حکمت سے بہرہ ور کئے گئے (۵) وہ گمراہی سے نکالے گئے (۶) وہ اب اُمی نہ رہے بلکہ دُنیا کے استاد بنائے گئے۔

اس تقریر سے واضح ہے کہ عرب لوگوں کی وہ حالت جس کا نام جاہلیت ہو کیا تھی۔ اور اسحالت کو کس شخص نے دور کیا نیز یہ بھی کہ ان تمام باتوں میں پولیٹیکل امور کی تصریح یا اسکی طرف کوئی اشارہ نہیں۔

پس اب ہمیں اپنے مدعا پر پہنچنے کے لئے کسی مزید تشریح و تفصیل کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ زمانہ جاہلیت سے مراد کونسا زمانہ ہے۔ اور اس زمانہ میں کونسی باتیں تھیں۔ جنکے دفعیہ کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ تو ہمیں اس کا بھی علم ہو گیا کہ جاہلیت کی موت سے کیسی موت مراد ہے۔ جسکو دوسرے لفظوں میں کفر و فسق کی موت کہا جائیگا۔ کیونکہ جن لوگوں نے زمانہ جاہلیت کی باتوں اور رسوم و عقائد و مسلمات کو قائم رکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو نہ پہچانا ان کی موت کفر کی ہی موت تھی۔ اسلئے اب یہ مسئلہ بالکل صاف ہو گیا۔ اور اسکے سمجھنے میں کچھ بھی دقت باقی نہ رہی کہ حدیث میں جس امام کی طرف اشارہ ہے۔ وہ کس قسم کا امام ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ امام جسکو نہ پہچاننے کی سزا جاہلیت کی موت ہے۔ پولٹیکل لیڈر یا سیاسی سرغنہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب سزا مذہبی ہے۔ تو جرم سیاسی نہیں ہو سکتا۔ پھر ماننا پڑا کہ جس امام کو نہ ماننے کی سزا جاہلیت کی موت ہے۔ وہ سیاسی امام یا خلیفۃ المسلمین (یعنی سیاسی لیڈر) یا شاہ اسلام نہیں۔ بلکہ خلیفہ رسول اللہ یا خلیفہ اسلام یعنی پیشوائے امت خیر الانام ہے اگر اس حدیث میں امام سے مراد سیاسی امام ہوتا۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ کہتے ہیں۔ تو اسکے نہ ماننے والوں کی موت کو جاہلیت کی موت ہرگز نہ قرار دیا جاتا۔ بلکہ ان کی موت کو باغیانہ غدارانہ موت کہا جاتا۔

پس امام زمان کے نہ پہچاننے والوں کے لئے جاہلیت کی موت سزا تجویز کرنا دلیل واضح ہے اس امر کی کہ امام زمان سے مراد سیاسی لیڈر اور مسلمان شاہ زمان نہیں۔ کیونکہ زمانہ جاہلیت کفر و فسق کے زمانہ کا نام ہے جسکو آنحضرت نے دور فرمایا تھا اور یہ حالتیں جنکو کفر و فسق کہا جاتا ہے زمانہ جاہلیت کی چیزیں ہیں پس جو شخص ان بدیوں کے خلاف آواز اُٹھائیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان جاہلیت کے باقیات السیئات کو مٹائے گا۔ اسکو بوٹیکل لیڈر کہنا مولوی صاحب کی غلطی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے خطاب

(از مکرمی قاضی محمد یوسف صاحب شاہدری)

اے ثناء اللہ مکفر مولوی امرتسری
شیر پنجابی ندانم یا مشلل اعوری
ہر چہ باشی باش لیکن گوش ہوشت باز کن
ہین سوئے ما قال نے من قال گرد اشتوری
سیدی احمد نبی اللہ ابر اہیم وش
آمدہ تا بشکند جملہ بتان آذری
نوح با کشتی رسید ست اندریں بحر ضلال
تا نہ غرقیدن برستی اے کہ دور از سبری
حضرت موسیٰ کلیم اللہ آمد با عصا
لاف زن آید بمیدان یا بماند ساحری
ابن مریم باز آمد از پئے احیاء تو
ایکہ ہستی مردہ رُوح و مردہ دل کور و کری
احمد آمد با بلاغت تو برو مثلش بیار
یا دگر کمزن تو لاف علم و فضل و شاعری
شیر پنجاب ار تو آویزی بشیر کردگار
ہمچو روبہ میگریزی گو عکبرت ماہری
مسیلمی تکذیب عیسےٰ از رہ کبر و غرور
از سفاہت مسیلمی یا ابن مریم ہمسری
مسیلمی تکذیب عیسیٰ نام خود مومن نہی
نیستی مومن یقیناً از یہوداں بدتری
از پئے تشہیر عزت مسیلمی تکذیب حق
زیں رہے ہرگز نخواہی یافت عز و سروری
گر یہودی کافر از تکذیب عیسیٰ میشود
چوں نگویم منکر از تکذیب مثلش کافری
گر زمین و آسمان تصدیق کاذب میکند
چوں شناسی صادق و راز لعین مفتری
صادق و کاذب اگر در چشم تو یکساں بود
پس علاج چشم خود کن۔ احولی یا اعوری
نزد تو خشم الرسل باشد بخاک اندر زمین
لیک باشد بر فلک زندہ مسیح ناصری
شاہد مرگ مسیحا ہست قرآن و حدیث
زندہ اش دانی چرا شاید ازیں ہا منکری
شد فراموش از دلِ ہر بت پرستے بربت
حق ہے خواہد کہ گردد محو کیش بت گری
بعد ازیں ہر کس کہ خواہد بت پرستی را رواج
"لامساس" اور اسزا باشد بمثل سامری
ترک کن تکذیب احمد پند تو یوسف گوش کن
احمدی شو پیش ازاں روزیکہ زنیجا بگذری

سرپرستان فاروق سے دوبارہ التماس

اللہ تعالےٰ کا شکر اور اس کی حمد ہے کہ سال رواں میں باوجود ہر ایک قسم کی گرانی اور کاغذ و سامان طبع کی بے سروسامانی کے فاروق عمدگی سے شائع ہوتا رہا اور جنگی بخار کے حملہ کے دنوں کے سوا ٹھیک اپنے وقت پر نکلتا رہا۔ اب یہ مہینہ فاروق کے سال کا آخری مہینہ ہے۔ اور اس پرچہ کے بعد ۲۶ر دسمبر ۱۹۱۸ء کا پرچہ نمبر ۴۵ آخری پرچہ ہوگا۔ جن احباب نے فاروق کا باقاعدہ فائل مکمل رکھا ہے وہ اپنے اپنے فائل کی پرتال کرکے دیکھ لیں کہ پورے نمبر ان کے پاس موجود ہیں؟ اگر کوئی پرچہ فائل میں نہ ہو تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں کہ فلاں تاریخ کا یا فلاں نمبر نہیں ہے۔ ان کو وہ نمبر اگلے پرچہ کے ہمراہ بلا قیمت بھیج دئے جاوینگے۔

انشاء اللہ اسکے بعد نیا سال ۱۹۱۹ء بشرط خیریت جنوری سے شروع ہوگا۔ جسکا پہلا نمبر ۲ر جنوری کا بذریعہ وی پی

برائے سال آئندہ سرپرستان فاروق کی خدمت میں سالانہ چندہ کے لئے ارسال کیا جائے گا۔ سرپرستان فاروق سے وہ دوست مراد ہیں۔ جو شروع سال میں ہی سالانہ چندہ پورا یا کچھ زائد بطور امداد عطا فرماتے ہیں۔ جن کا فاروق سال بھر تک دعاگو اور شکر گذار رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کا حامی و مددگار ہو آمین۔

ہمدردان فاروق سے گذارش

جو احباب فاروق کا چندہ باقساط بحساب ایکروپیہ سہ ماہی ادا کرتے ہیں وہ فاروق کے بھی خواہ معاون و ہمدرد ہیں۔ ان کی خدمت میں فاروق بلند آواز سے عرض پرداز ہے۔ کہ امسال دسمبر کا جلسہ سالانہ تو مصلحت الٰہی سے دوسرے وقت پر جا پڑا ہے۔ اور ان کو اسوقت اخراجات آمد و رفت کی بچت ہوگئی ہے اسلئے وہ براہ مہربانی بجائے سہ ماہی کے ششماہی کا چندہ دو روپیہ عطا فرما کر خرید کاغذ وغیرہ میں سہولت پیدا کردیں۔ سال رواں ۱۹۱۸ء میں فاروق کے ذمہ ما بعد ۱۰ روپیہ قرض چھپائی وغیرہ کے متعلق ہو گیا ہے۔ اور یہ بوجھ گرانی کاغذ کے ہوا ہے۔ یہ روپیہ بھی فوری ادا کرنا ہے۔ اگر فاروق کے خیر خواہ اتنی مہربانی کریں کہ ششماہی کا چندہ ادا کردیں تو یہ قرض بآسانی ادا ہو جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ فاروق کی یہ گذارش قبولیت کا شرف حاصل کریگی۔ اور قرض کے بار سے فاروق کی گردن آزاد ہو جائیگی۔ فاروق کبھی اپنی خدمت کو پیش کرکے اپنے خیر خواہوں سے کوئی درخواست نہیں کرتا۔ کیونکہ جیسی کچھ خدمت اس سے سلسلہ اور قوم کی بن پڑی کرتا رہا۔ اور آئندہ بھی توفیق ایزدی کرتا رہے گا۔ فاروق صرف اتنی التماس کرتا ہے۔ کہ آپ جتنا بھی فاروق کا حق واجب سمجھتے ہیں۔ اسی قدر وقت پر اور ضرورت کے موقعہ پر عطا فرمادیں تو فاروق کا حوصلہ بڑھا رہے۔ اور وہ بے فکر ہو کر خدمت دین میں لگ جائے۔ پس اے میرے دوستو! براہ مہربانی فاروق کے وی پی کو واپس نہ فرمانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ششماہی کاوی پی جو صرف آپکا ہوگا وصول کرکے مرہون احسان اور ممنون منت کرتا۔ دیکھو فاروق تمہارا پرچہ ہے۔ اور ایڈیٹر فاروق آپ کا خادم۔ گو فاروق کی برادری تو خدا کے فضل سے بے شمار لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ مگر فاروق کے شریک ربخ و راحت گنتی کے چار سو بھائی ہیں۔ جنمیں سے بھی کبھی کوئی خفا ہوکر فاروق کے نفع و ضرر سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔

توسیع اشاعت کی درخواست

فاروق اپنے سرپرستوں اور ہمدردوں سے وصولی وی پی کی عرضداشت کے علاوہ اپنی اشاعت بڑھانے کی بھی درخواست کرتا ہے کہ تمام خریداران فاروق تھوڑی سی توجہ کرکے اگر زیادہ نہیں صرف ایک سو جدید خریدار ہی عطا فرما دیں تو بڑا فرض اپنا ادا کرینگے۔ فاروق کے موجودہ خریداران میں خدا کے فضل سے اکثر ایسے باہمت صاحب وسعت حوصلہ والے کریم النفس موجود ہیں جو ایک اشارہ سے ایک دو خریدار یونہی بنالیں۔ لیکن وہ توجہ نہیں کرتے اسلئے اگر دو دو چار چار موجودہ خریدار ہی ملکر ایک ایک خریدار بنانے لگیں۔ تو ایک سو جدید خریدار ہو سکتے ہیں۔ سو ہمت کرو اور یہ درخواست بھی منظور کرلو۔

فاروق کا قرضہ

سال رواں میں جو چھپائی وغیرہ کے متعلق فاروق کے ذمہ ماہوار ۱۱۷ روپے قرض ہو گیا ہے۔ جس کا کہ پہلے اوپر ذکر کر دیا ہے۔ اس کی ادائگی کے لئے سہ ماہی چندہ کے بجائے ششماہی چندہ ادا کرنے کے علاوہ ایک یہ بھی امداد کی صورت ہے۔ کہ رعایتی اعلان کتب سے جو گذشتہ پرچہ اور اس پرچہ میں بھی کیا گیا ہے سب دوست ایک ایک روپیہ کی کتابیں خرید لیں۔ تو سارے کلنک فاروق کے دور ہو جاویں قرضہ بھی دور ہو جائے۔ اور آئندہ کے لئے کاغذ وغیرہ بھی خرید لیا جاوے۔ یہ رعایتی کتابیں احمدیہ لٹریچر کی جان ہیں۔ مخالفین سلسلہ کے لاجواب اور دندان شکن جوابات ہیں۔ قصہ کہانی یا ناول و فسانے کی بیہودہ مخرب اخلاق کتابیں نہیں۔ اور رعایت بھی اسقدر ہے کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ کاغذ کی گرانی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ بجائے دو چند سہ چند قیمت ہونے کے سابقہ اصل قیمت سے بھی نصف قیمت کردی ہے۔ محض اسلئے کہ فاروق کا قرضہ ادا ہو جائے۔

امریکہ میں اسلام کیونکر پھیلا

اس قصہ سے بہت حضرات پورے واقف نہیں ہونگے کہ امریکہ میں اسلام کیطرح پھیلا۔ اس کا مختصر حال ناظرین فاروق کے لئے نقل کیا جاتا ہے:۔

ملک امریکہ کے شہر ہڈسن علاقہ نیویارک میں ۱۸۴۶ء میں ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام الیگزنڈر رسل وب رکھا گیا۔ اس شخص کا باپ ایک نامی اور مشہور اخبار کا ایڈیٹر اور مالک تھا۔ وب صاحب نے کالج میں اچھی تعلیم پائی۔ اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلکر ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا۔ وب کی لیاقت علمی طرز تحریر کا شہرہ دور دور ہوا۔ اور ایک روزانہ اخبار سینٹ جوزف مسوری ڈیلی گزٹ کی ایڈیٹری کے معزز عہدہ پر وب کی تقرری ہوئی۔ پھر اسکے بعد اور کئی اخباروں کی ایڈیٹری کا کام وب صاحب کے سپرد ہوتا رہا۔ کوئی صاحب لفظ اخبار کے کہنے سے ستارہ صبح یا اخبار عام یا ہمدم لکھنؤ یا پیسہ اخبار کی ایڈیٹری نہ سمجھ لیں۔ ہندوستان کے دیسی اخباروں کو امریکہ کے اخباروں سے وہی نسبت ہے جو ایک تین چار برس کے لڑکے کو ایک چالیس پچاس سال کے ذی علم و تجربہ کار شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے امریکہ کے اخباروں کی تعداد کا حساب ہزاروں سے نہیں ہوتا۔ بلکہ لاکھ سے ہوتا ہے۔ پھر ایڈیٹر بھی ایک نہیں کئی ایک ہوتے ہیں۔ اور وہ اس لیاقت و دماغ کے آدمی ہوتے ہیں۔ جو ضرورت

تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکیں۔ جس اخبار کا وب صاحب ایڈیٹر تھا وہ امریکہ میں دوسرے نمبر کا اخبار گنا جاتا تھا۔ یعنے ایک ہی اخبار ساری قلمرو میں ایسا تھا۔ جو وب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ کا تھا۔ وب صاحب کی قابلیت اور لیاقت کا ایسا شہرہ ہوا۔ کہ پریذیڈنٹ امریکہ نے اسکو سفارت کے معزز عہدہ پر مقرر کرکے جزیرہ فلپائن کے پایہ تخت منیلا کو روانہ کیا۔ سفیر سلطنت گورنر کا ہم رتبہ ہوتا ہے۔

۱۸۷۲ء میں مسٹر وب نے دین عیسوی کو ترک کر دیا انہوں نے دیکھا کہ عیسائیت سراسر خلاف علم و عقل ہے۔ کئی برس تک وب کا کوئی دین نہ تھا۔ لیکن اسکو ایک قسم کی بے چینی تھی۔ دل میں خیال کیا کہ اس جہان کے سارے مذہبوں پر غور کریں۔ شاید ان میں سے کوئی سچا دین ہو۔ پہلے پہل بدھ مذہب کی تحقیقات کی تحقیق کام کے بعد اس کو تسلی بخش نہ پایا۔

اسی زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی اشتہارات کی یورپ اور امریکہ میں خوب اشاعت ہو رہی تھی۔ وب صاحب نے ان اشتہارات کو پڑھکر حضرت اقدس علیہ السلام سے خط و کتابت شروع کی۔ جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ وب صاحب نے دین اسلام قبول کرلیا۔

عبداللہ عرب صاحب ایک یمن تاجر تھے۔ جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے۔ پھر ہجرت کرکے مدینہ چلے گئے وہاں سے بوجہ خسارہ کاروبار کے جدہ میں آکر تجارت شروع کردی۔ وہاں سے بمبئی میں تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی ہندوستان میں آجاتے تھے۔ بمبئی میں عبداللہ عرب صاحب نے الیگزنڈر رسل وب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا۔ فوراً انگریزی میں خط لکھوا کر وب صاحب کے نام روانہ کیا۔ وب صاحب نے بھی ویسی ہی گرمجوشی کے ساتھ جواب دیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ منیلا آسکتے۔ تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ آپ سے صلاح کی جاتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاجی عبداللہ عرب صاحب پیر جھنڈے والے کے جو بندہ میں رہتے تھے۔ مرید تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے لئے استفسار کیا۔ پیر صاحب موصوف نے جواب دیا کہ ضرور جاوے اس سفر میں کچھ خیر ہے۔ عبداللہ عرب صاحب بوجہ انگریزی نہ جاننے کے ایک یورپین نومسلم کو لے کر منیلا چلے گئے۔ وب صاحب سے ملاقات کی۔ اور یہ طے کیا کہ وب صاحب سفارت کے عہدہ سے استعفاء دیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبداللہ عرب صاحب چندہ جمع کریں حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آکر مولوی حسن علی صاحب مرحوم مغفور مسلم مشنری سے ملاقات کی۔ اور ان کے ذریعہ سے ایک جلسہ حیدر آباد میں قائم کیا جس میں چھ ہزار روپیہ چندہ بھی ہوا۔ مولوی صاحب مرحوم نے حاجی عبداللہ صاحب سے کہا کہ ابھی وب صاحب کو عہدہ سفارت سے علیحدہ ہونے کو نہ لکھو جب تک کہ کافی چندہ اشاعت اسلام کے لئے جمع نہ ہو گئے۔ حاجی صاحب نے اپنے جوش میں مولوی صاحب مرحوم کی ایک نہ سنی۔ اور بمبئی سے تار دیدیا۔ کہ سب انتظام ہو گیا ہے۔ تم نوکری سے مستعفی ہو کر آجاؤ۔ وب صاحب نے تار پہونچتے ہی استعفار دیدیا۔ اور ہندوستان آگئے۔ مولوی حسن علی صاحب مرحوم بمبئی سے ساتھ ہو گئے۔ اور پونہ۔ حیدر آباد مدراس تک آئے۔ وب صاحب نے ایک دن مولوی صاحب سے کہا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے۔ ان کے ذریعہ میں مشرف باسلام ہوا ہوں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے متعلق جو شرارتیں اور بہتان افترا مولویوں نے بنا کر حسن علی صاحب مرحوم کو سنا رکھے تھے۔ وہ سارے مسٹر وب کو سنا دئے۔ وب صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک خط لکھوایا۔ جس کا جواب آیندہ صفحہ کا حضرت اقدس علیہ السلام نے لکھکر وب صاحب کو بھیجا۔ اور ساتھ ہی مولوی حسن علی صاحب مرحوم کو لکھا کہ وہ لفظ بلفظ ترجمہ کر کے وب صاحب کو سنا دیں وب صاحب نے نہایت شوق اور ادب سے حضرت اقدس کا خط سنا۔ خط میں حضرت صاحب نے اپنے کل دعوی کو مع دلائل لکھا تھا۔ پنجاب کے علماء کی مخالفت اور عوام کی شورش کا بھی تذکرہ تھا۔ حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے بھی تم سے (وب صاحب سے) ملنے کی خواہش ہے وب صاحب نے حاجی عبداللہ صاحب اور مولوی حسن علی صاحب مرحوم سے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے بدقسمتی سے رائے یہی قرار پائی کہ ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان سے اشاعت اسلام کے واسطے چندہ جمع کرنا ہے ایک ایسے شخص سے جس کی مخالفت علماء و عوام میں سخت ہے۔ ملاقات کرنے کو جانا مصلحت نہیں ہے اس سے حصول چندہ اور اشاعت کے کام میں نقصان پہونچیگا (اسوقت تک مولوی حسن علی صاحب مرحوم حضرت اقدس علیہ السلام سے حسن عقیدت تو رکھتے تھے۔ مگر ایمان نہیں لائے تھے۔ بعد میں مسیح موعود پر ایمان لاکر فوت ہوئے ایڈیٹر) وب صاحب آخر لاہور تک پہونچے۔ مگر اسی خیال سے قادیان سے محروم رہے۔

مسٹر وب ہندوستان کے مشہور شہروں میں پھر پھرا کر امریکہ جاکر اشاعت اسلام کے کام میں لگ گئے۔ دو ماہ تک مرحوم مولوی حسن علی صاحب آپکے ساتھ رہ کر وب کو اسلامی مسائل ضروری کی تعلیم اور ان کے خیالات کی کجی کو درست کرتے رہے۔ اور شیخ محمد اس کا اسلامی نام مولوی صاحب مرحوم نے رکھا۔

مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے جیسا کہ حاجی عبداللہ عرب صاحب نے لکھا تھا۔ کہ جب تک چندہ کافی فراہم نہ ہو جائے۔ وب صاحب کو نوکری چھوڑنے کو نہ لکھا جائے آخر کار ایسا ہی ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو بہت سا کیا تھا۔ لیکن وصولی کے وقت ادا کرنا ناممکن ہو گیا۔ حاجی صاحب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے لیکن ؎

نہ رود مسیح آہنی در سنگ

نتیجہ کچھ نہ ہوا۔ صرف رنگون اور حیدر آباد دکن سے کچھ وصول ہوا۔ جو قریب چودہ ہزار کے ہو گا۔ اور سولہ ہزار عبداللہ عرب صاحب نے اپنے پاس سے ملا کر کل تیس ہزار کے لگ بھگ روپیہ وب کو بھیجا گیا۔ بیچارہ حاجی عبداللہ اس نیک کام میں پس گیا۔

جب حاجی عبداللہ صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے۔ تو اپنے پیر جھنڈے والے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض حال کیا۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا تو معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعت ہو رہی ہے۔ ان سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہو گا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب ممدوح نے یہ خبر دی اسپر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا صاحب کی علماء پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے۔ ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جاوے۔ یہ سنکر پیر صاحب نے سخت تعجب کیا۔ اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور استخارہ کیا۔ خواب میں حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے۔ وہ جو کہے سو کرو۔

صبح کو اٹھ کر پیر صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلوں گا۔ اور اگر وہ مجھکو امریکہ جانے کے لئے کہیں تو میں جاؤں گا جسوقت حاجی عبداللہ اور دیگر صاحبوں نے یہ خواب سنا اور پیر صاحب کے ارادے سے واقف ہوئے تو اپنی کوتاہ مصلحت سے مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائیں۔ سب نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہیں۔ چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبداللطیف صاحب اور حاجی عبداللہ عرب صاحب قادیان آئے۔ اور سارا قصہ بیان کر کے [illegible] کہ حضرت اقدس اسطرف توجہ فرمائیں تاکہ اشاعت کا کام امریکہ میں عمدگی سے

چلنے لگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چلنے لگے۔

ایڈیٹر۔ مندرجہ بالا دلچسپ مضمون رسالہ تائید حق مصنفہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم احمدی مسلم مشنری سے نقل کیا گیا ہے یہ رسالہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام میں نہایت عام فہم اور مفید معلومات کا ذخیرہ ہے۔ اسلئے کہ یہ ایک فلاح یافتہ انسان یا بقول دیگر انسانی زندگی کی غایت پر پہونچے ہوئے حسن علی رحمۃ اللہ علیہ کا دلفریب طریقہ ہے۔ کہ کسطرح ایک مرد خدا الٰہی توفیق سے اُٹھا۔ عالم کے ہر طرح کے کجدار و مریز سے آسانی طاقت کے ساتھ بچ کر صاف نکل گیا۔ ہر گھاٹ پر اترا۔ اور ہر مشرب سے چلّو بھر جہان بیٹھا اخلاص سے بیٹھا۔ جب اٹھا سوہ دفور کا مورد لیکر اٹھا۔ آخر کار جب رحمٰن و رحیم اللہ کریم نے تلاش حق میں اسکے صدق و صفا کو کمال کے درجہ پر پایا۔ تو اپنے مرسل نبی وقت مسیح موعود علیہ السلام کا نشان دیا۔ مرحوم مولوی حسن علی نے مسیح موعود علیہ السلام کا دامن صادق اخلاص اور غیر متزلزل ایمان سے پکڑا۔ اور ایسا پکڑا کہ مرحوم کا خاتمہ اسی اعتقاد و ایمان پر ہوا۔ یہ رسالہ نہایت دلچسپ ہے۔ جن احمدی احباب نے اس کو آج تک نہیں پڑھا۔ وہ ضرور اس کا مطالعہ کریں۔ اور پھر کسی غیر احمدی کو پڑھائیں دو بارہ طبع شدہ کی چند کاپیاں باقی ہیں۔ اب قیمت صرف ۸ر ہے۔

دفتر فاروق سے طلب کریں

احمدیہ ڈائرکٹری

اسکے متعلق احباب کی خدمت میں پھر تاکیداً عرض ہے کہ وہ بہت جلد اپنے اسماء گرامی اس ڈائرکٹری میں درج کرنے کے واسطے دفتر فاروق میں ارسال کریں اور ہر فیس اندراج نام ساتھ بھیجدیں ساتھ فیس میں نام بھی درج ہو جائیگا۔ اور کتاب مذکور بھی مفت ملیگی مفید اور نفع کا سودا ہے۔ ہاتھوں ہاتھ لو مندرجہ ذیل اُمور لکھ کر مع فیس ارسال کریں۔

پورا نام۔ مفصل پتہ مع ڈاک خانہ و ضلع

کس ماہ یا سنہ میں بیعت کی۔ بیعت کر کے مسیح موعود کو دیکھا یا نہیں۔ اسوقت کیا کام کرتے ہیں۔

خواندہ یا ناخواندہ۔ اگر خواندہ ہیں تو دینی یا دنیوی تعلیم کیا ہے۔

ہر ایک احمدی دوست اس ڈائرکٹری کی تکمیل میں کوشش کر کے نام مع فیس بھیجے۔

مناجات حافظ

(سلیم اٹاوی)

تیرے در پہ مولا غریب آگیا ہے
یہ عاصی بقلب منیب آگیا ہے

کرم کر الٰہی تو اس پر کرم کر
کہ مٹنے پہ جس کا نصیب آگیا ہے

ڈرایا عذابوں سے عالم کو جسنے
وہ مرسل خدا کا نقیب آگیا ہے

بتاتا ہے دنیا کو جو حق و باطل
وہ پیارا معلم ادیب آگیا ہے

مٹایا ہے دنیا سے باطل کو جس نے
وہی وہ نصیر رقیب آگیا ہے

جو ہیں معترض حق پہ انکے لئے اب
خدا کا مجیب لبیب آگیا ہے

خبر اپنے بیمار کی لے مسیحا
کہ مرنے کے بالکل قریب آگیا ہے

تجھے دیکھ کر چاند چودس کے واللہ
ہمیں یاد اپنا حبیب آگیا ہے

وہ کیا سمجھے بیمار الفت ہے کیا شے
کہاں سے یہ نادان طبیب آگیا ہے

نہ کر ذکر توحید و جنت کا مطلق
زباں پر تری کیا خطیب آگیا ہے

بہلے ہیں آنکھوں سے اشکوں کے دریا
ہمیں یاد اپنا حبیب آگیا ہے

لگا حق سے لَو اور کر ترک دنیا
یہ مصرع زبان پر عجیب آگیا ہے

مرض جن کو ہے شرک و بدعت کا حافظ
کہو ان سے حق کا طبیب آگیا ہے

فتح برطانیہ کی خوشی میں رعایت

فتح برطانیہ اور جرمن شکست کی خوشی میں فاروق بک ایجنسی کی مندرجہ ذیل کتابیں ۳۱ر دسمبر ۱۹۱۸ء تک نصف قیمت پر دیجائیگی۔ اور ہندوستان سے باہر والوں کو ۳۱ر جنوری ۱۹۱۹ء تک یہ رعایت ملیگی۔

خلافت محمودیہ مصلح موعود۔ تصدیق کلام ربانی
علمائے حال کے دس سوالات کا جواب۔ ہدیہ قاسم
علمائے خلف یعنے اس زمانہ کے علماء کا فوٹو
مباحثہ مونگھیر احمدیاں و غیر احمدیاں ہر دو حصہ
اخبار فاروق ۱۹۱۶ء کا مکمل ٹائیٹل نایاب ہے
فاروق ۱۹۱۷ء کا مکمل فائیل۔ فاروق ۱۹۱۸ء کا فائل
ختم نبوت کی حقیقت۔ شدھی کی اللہ ہی۔ ثنائی ہرزہ درائی
عبرت مستورات کے پڑھنے کے قابل۔ ثنائی چکر
ثنائی فرار از مباہلہ سے انکار۔ چودھویں صدی کا آفتاب ہدایت
فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی۔ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی
صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات۔ قول الحق رد آریہ سماج
ایک مسلمان کا پیغام سکھوں کے نام۔ پیام بارکی کا ارتداد
ازہاق الباطل بجواب موسوی محمد علی ایم۔ اے۔ گوشت خوری
الصبوۃ فی خیر الامۃ۔ آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا
دھرم پال کا کچا چٹھا۔ گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر
علاج حرص۔ قال اللہ۔ اصلاح المبشر
کلام الامام

ان کتابوں کی اصلی قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ ان کا نصف لیا جائے گا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

پتہ۔ مینجر فاروق بک ایجنسی، قادیان ضلع گورداسپور

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر ایم قاسم علی کے لئے فاروق منزل سے شائع ہوا